بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

جمعہ

جلد ۳۱ | یکم ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | یکم دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ کھانسی میں تخفیف ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل کی نسبت اچھی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو خون کا دورہ بدستور ہے۔ لیکن خون کی رنگت میں کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ تاحال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ اپریل ۱۹۴۳ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم کا کمال

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور نے الا المودۃ فی القربیٰ کے جو معنی بیان فرمائے ہیں۔ یہ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے کہ پہلے انبیاء کو بھی ضرور بیان کرنی چاہیئے تھی حضور نے فرمایا۔ یہی تو قرآن مجید کا دعوٰے ہے۔ کہ اس نے کوئی ضروری تعلیم نہیں چھوڑی۔ اور جو بات بھی بیان کی ہے وہ کامل طور پر بیان کی ہے۔ اگر ہر اچھی بات پہلے انبیاء کے لئے بیان کرنا ضروری تھی۔ پھر تو سارا قرآن کریم اسی شکل میں سب پہلے انبیاء پر نازل ہونا چاہیئے تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللّٰہ تعالےٰ نے محمد صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کلام نازل فرمایا ہے۔ اسے ایسے محاسن کے ساتھ مزین کیا ہے۔ جو خود اس کے کمال کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔ کیا وہ مضمون جو آیت ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ میں بیان ہوا ہے ضروری نہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ مضمون بھی انہیں بیان کرنا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے بیان نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ متفرق اوقات میں انہوں نے علیحدہ طور پر اس مضمون کو بیان کیا ہو مگر ایک چھوٹے سے فقرہ میں تمام مضامین کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کرنا جس خوش اسلوبی کے ساتھ قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ اس کمال سے ان کو حصہ نہیں ملا۔ الگ الگ بے شک وہ یہ تمام باتیں کہتے ہوں گے۔ آخر یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی نبی یہ کہتا ہوگا۔ کہ عدل نہ کرو یا احسان نہ کرو۔ یا ایتاء ذی القربیٰ نہ کرو یا یہ کہتا ہوگا۔ کہ فحشا کرو۔ منکر کرو۔ بغی کرو۔ اپنی اپنی جگہ وہ سب باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوں گے۔ مگر اس ترتیب سے بیان کرنا کہ مدارج کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ اور اخلاق کا ارتقا بھی ملحوظ رہے۔ یہ کمال خدا نے صرف محمد صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیا ہے۔ کسی اور کو نہیں دیا۔ بے شک اپنی اپنی جگہ وہ بھی کہتے ہوں گے۔ کہ ہم تمہارے باپ ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ہر نبی مومنوں کا باپ ہوتا ہے۔ اور وہ ان کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوں گے۔ کہ جیسے بچے اپنے ماں باپ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ ہماری اطاعت کرو۔ لیکن جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ اس وقت انہوں نے اس کے ساتھ یہ دوسرا فقرہ نہیں کہا۔ جو قلوب میں ایک گدگدی پیدا کر دیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب اللّٰہ تعالےٰ کسی شخص سے کوئی بڑا کام لینا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ محمد صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے اللّٰہ تعالےٰ نے جو کام لیا۔ وہ کسی اور نبی سے نہیں لیا اس لئے آپ پر جو کلام نازل ہوا۔ وہ بھی ایسا مکمل ہے۔ کہ اس کی آیات کو پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی چیز ہمارے دل کو پکڑ رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے۔ یہ بھی لے لو۔ یہ بھی لے لو۔

راجہ رام موہن رائے

فرمایا کسی شخص نے پوچھا ہے کہ ہندوستان میں بعض لوگ راجہ رام موہن رائے کو اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے بارہ میں ہماری جماعت کا کیا مسلک ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہبی پیشوا اور چیز ہیں۔ اور انبیاء اور چیز ہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں اللّٰہ تعالےٰ کی طرف سے جو انبیاء آئے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ہمارا فرض ہے۔ یہ نہیں کہتے۔ کہ جو بھی کسی قوم کا پیشوا ہو گیا اس پر ایمان لانا چاہیئے۔ پس راجہ رام موہن رائے پر ایمان لانے کا کوئی سوال نہیں۔ کیونکہ وہ نبی نہیں۔ ہاں جو شخص کسی قوم کا پیشوا ہو۔ اس کا ادب اور احترام ہم ضرور کریں گے۔ اور یہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ تم بتوں کو برا بھلا مت کہو۔ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ جب کوئی شخص بتوں کو برا بھلا نہ کہے۔ تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ ان پر ایمان بھی لاتا ہے۔ ہم صرف انہی کو سچا سمجھتے ہیں۔ جن کا دعوےٰ نبوت کا تھا۔ جیسے حضرت زرتشت ہیں یا حضرت کرشن ہیں۔ یا حضرت رام چندر ہیں۔ ان کی صداقت پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ ہم صرف ہندوؤں کے سامنے حضرت کرشن کو برا نہیں کہتے۔ صرف ایرانیوں کے سامنے حضرت زرتشت کو برا نہیں کہتے۔ صرف بدھوں کے سامنے حضرت بدھ کو برا نہیں کہتے۔ بلکہ اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں بھی ان کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اور نہ صرف اچھا سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا رسیدہ تھے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کئے گئے تھے۔ مگر راجہ رام موہن رائے ان میں شامل نہیں ہیں۔ وہ برہمو سماج کے لیڈر تھے۔ قرآن شریف انہوں نے پڑھا ہوا تھا۔ اور مسلمانوں کی صحبت سے ہی انہوں نے کچھ دینی باتیں سیکھی تھیں۔ مگر وہ دعا کی قبولیت کے قائل نہیں تھے۔ وہ فرشتوں کے قائل نہیں تھے وہ تقدیر خاص کے بھی قائل نہیں تھے اگرچہ وہ ... کو ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہم قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق راجہ رام موہن رائے کو بُرا نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اسلام ہمیں اخلاق فاضلہ کا حکم دیتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کو نبیوں والا درجہ دیں گے۔ اور اُن کا کوئی مرید راجہ رام موہن رائے کے متعلق ہماری رائے دریافت کرے۔ تو ہم یہ ضرور کہیں گے کہ وہ بعض مسائل میں غلطی پر تھے۔ دعا کی قبولیت کا انہوں نے انکار کیا ہے۔ فرشتوں کا انہوں نے انکار کیا ہے۔ تقدیر کا انہوں نے انکار کیا ہے۔ اور یہ باتیں اُن کو یقیناً خدا تعالیٰ کے ماموروں میں شامل نہیں کرتیں۔ صرف مفکرین کے گروہ میں، وہ شامل کئے جا سکتے ہیں۔

خمسین الف سنۃ سے مراد

عرض کیا گیا کہ سورہ معارج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہٗ خمسین الف سنۃ اس آیت میں خمسین الف سنۃٍ سے کیا مراد ہے۔

حضور نے فرمایا۔ خمسین الف سنۃ سے مختلف زمانے مراد ہیں۔ بعض حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قیامت کا زمانہ پچاس ہزار سال کا ہوگا سائنس کی باتوں پر ہم اس مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ وہ بدلتی رہتی ہیں۔ تاہم گزشتہ دنوں مجھے دہلی میں حساب کا ایک بہت بڑا ماہر ملا اور اُس نے مجھے بتایا کہ حسابی رو سے اس نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ دنیا کی عمر اڑتالیس ہزار سال ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ اُس کے تخمینہ میں کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ یا یہ سمجھ لیا جائے کہ چونکہ اڑتالیس ہزار شمسی سال ہیں۔ اس لئے اس کے پچاس ہزار قمری سال بھی بن سکتے ہیں تو قرآن کریم کا ایک دور کو پچاس ہزار سال کا کہنا ایک یقینی صداقت بن جاتی ہے۔ اس صورت میں اگر اس آیت کو قیامت پر چسپاں کیا جائے گا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ایک دور پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ موجودہ دنیا کا دور ہی پچاس ہزار سال کا ہے۔ تو پھر ہم یہ سمجھیں گے۔ کہ دنیا کا ایک کُلّی دور پچاس ہزار سال کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے جزوی دور سات سات ہزار اور ایک ایک ہزار سال کے ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ایک ڈائری

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی جو ڈائریاں چھپی ہوئی ہیں۔ اُن میں سے ایک ڈائری میں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا میں رام چندر کو نبی نہیں سمجھتا۔ (کلام امیر صفحہ ۶)

حضور نے فرمایا۔

ہم خلیفہ اول رضؓ کے متبع نہیں ہیں جس امر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحتاً لکھ دیا ہے۔ اُس کے خلاف کسی اور کا کچھ کہنا گستاخی ہے۔ خواہ وہ خلیفہ اولؓ ہوں یا اُن سے بھی کوئی بڑا شخص ہو۔ اس حوالہ کے متعلق ہم یہی کہیں گے۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کو غلطی لگی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات نہیں پہنچی ہوگی کہ انہوں نے حضرت رام چندرؑ کو نبی قرار دیا ہے۔ ورنہ آپ ایسا نہ کہتے۔

راون اور سیتا کا واقعہ

فرمایا۔ ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ جب حضرت رام چندر اللہ تعالیٰ کے نبی تھے تو اس صورت میں اگر راون اور سیتا کے واقعہ کو غلط مان لیا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ہم پہلے انبیاء کی نبوت پر صرف اجمالی ایمان لاتے ہیں۔ تفاصیل میں دخل نہیں دیتے۔ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایسی بات جو نبی کی شان کے خلاف ہو۔ اگر وہ کسی نبی کے متعلق بیان کی جائے تو اس کے متعلق ہمارا یہی اعتقاد ہونا چاہئے۔ کہ وہ بعد میں بنائی گئی ہے۔ اور ہر ایسی بات جو نبی کے ساتھ ہو سکتی ہو اُس کو تسلیم کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کسی نبی کو کوئی دکھ پہنچا ہو۔ تو ہمیں اس کے ماننے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہندو ہسٹری بھی اس بات کی مؤید نہیں ہے کہ سیتا کی عصمت پر راون کو قبضہ مل گیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ ہندو تاریخ میں یہی ذکر آتا ہے۔ کہ راون نے سیتا کو قید کر لیا۔ اور ایسا ہونا کوئی بعید بات نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو بھی بادشاہ نے زبردستی بلایا تھا۔ اور وہ چلی گئی تھیں۔ یہ ویسی ہی روایت ہے۔ جیسے سیتا کے متعلق بیان کی جاتی ہے۔ مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کی خدا تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں۔ سیتا کی بھی خدا تعالیٰ نے حفاظت کی اور اُن کی عصمت پر حملہ کرنے کی اس نے دشمن کو توفیق نہیں بخشی۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے عرض کیا کہ نفس انسانی کی اصلاح کے لئے وہ کونسا نقطۂ مرکزی ہے۔ جس کو مدنظر رکھ کر انسان اپنے مقام سے نیچے نہیں گر سکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا

اصلاح کیلئے اہم چیز عزم ہے

نفس انسانی کی اصلاح کے لئے اہم ترین چیز عزم ہے۔ جس طرح بلڈ اگ کُتے کے متعلق کہتے ہیں کہ خواہ اس کے دانت توڑ دو وہ اپنے شکار کو نہیں چھوڑتا اسی طرح انسان جب پختہ عزم کر لے تو خدا اسے نیکیوں میں بڑھنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

عرض کیا گیا کہ حدیث میں آتا ہے۔ کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا۔ اس حدیث میں مہدی سے کون شخص مراد ہے۔

حضور نے فرمایا۔ مہدی تو بہت سے ہوئے ہیں۔ البتہ لا مھدی الا عیسیٰ میں جس مہدی موعود کی خبر دی گئی تھی وہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نہیں۔ درمیانی زمانہ میں جو مہدی آئے اُن میں سے ایک حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی بھی ہیں۔ جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ میری روح اور سید عبد القادر کی روح کو خمیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے۔ جس پر کشوف صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱) انہوں نے اسلام کی خاص خدمت کی ہے۔ اس لئے مہدی سے مراد ایک وہ بھی ہیں۔ حدیثوں میں جو وسط کا لفظ آتا ہے ضروری نہیں کہ اس سے عین وسط مراد ہو۔ بلکہ اس سے اِدھر اُدھر کی چند صدیاں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح حضرت معین الدین صاحب چشتی۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی وغیرہ بھی اسی میں شامل ہیں۔ گویا حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی اور امت محمدیہ کے وہ سارے بزرگ جو گزشتہ صدیوں میں آئے اس مجموعہ میں شامل ہیں جیسے دجال ایک گروہ کا نام ہے اسی طرح مہدی سے مراد بھی کوئی ایک شخص نہیں بلکہ کئی مہدیوں کا مجموعہ مراد ہے۔ وسطی زمانہ میں حضرت معین الدین صاحب چشتی۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی۔ حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی اور حضرت بہاء الدین صاحب نقشبندی یہ چار بڑے بڑے بزرگ ہوئے ہیں اور ان سے بعد میں سلسلے شروع ہوئے ہیں۔ یہ سب لوگ وسط کے قریب قریب ہی آئے تھے۔

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی تلاوت

عرض کیا گیا کہ جن نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت ادا کرتا ہے۔ اُن میں مقتدیوں کو سورۂ فاتحہ کب پڑھنی چاہئے۔ جب امام سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہو۔ اُس وقت یا جب وہ خاموش ہو۔

حضور نے فرمایا۔ مقتدی کو چاہئے جب امام سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو اُس کے ساتھ ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھتا جائے یا جب ایک آیت پڑھ چکے تو اس کے بعد اسی آیت کو پڑھے۔

سجدہ میں قرآنی دعا جائز ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا یہ جائز ہے کہ سجدہ میں دعا کرتے وقت کچھ قرآنی الفاظ ہوں اور کچھ اپنے الفاظ۔

حضور نے فرمایا۔ سجدہ میں قرآنی دعائیں تو جائز نہیں ہیں۔ لیکن اگر انسان کے اپنے الفاظ ہوں اور اُن میں قرآن کی کسی آیت کا کوئی ٹکڑہ آ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سجدہ میں اردو دعائیں

عرض کیا گیا کہ کیا بحالتِ سجدہ اردو میں دعا مانگنا جائز ہے۔

حضور نے فرمایا جائز ہے۔

لاحول اور اعوذ

حضور کی ایک گزشتہ ڈائری کے سلسلہ میں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے عرض کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ شیطان کے دفعیہ کے لئے حضور نے لاحول کو زیادہ موثر بتایا تھا یا اعوذ کو۔

حضور نے فرمایا۔ میں نے تو یہی کہا تھا کہ میں ہمیشہ لاحول کو زیادہ طاقتور سمجھا کرتا تھا۔ بلکہ اب تک بھی میرا احساس یہی ہے۔ کہ جہاں تک الفاظ کی حکمت سمجھ میں آتی ہے۔ شیطانی اثرات کو دُور کرنے کے لئے لاحول زیادہ موثر ہونا چاہیئے۔ مگر ایک رؤیا میں جہاں لاحول نے کام نہ دیا۔ وہاں اعوذ مفید ثابت ہوا اور شیطان بھاگ گیا۔ اس کا مزید ثبوت اس امر سے بھی مل سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اعوذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تا کہ شیطان انسانی قلب میں وساوس پیدا نہ کر سکے۔ پس یہ قرآنی شہادت میری رؤیا کی صداقت میں موجود ہے۔ لیکن عقلی لحاظ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اعوذ میں کسی قدر اپنے وجود کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ کہ شیطان مجھ پر حملہ نہ کرے۔ لیکن لاحول میں کوئی انانیت نہیں۔ بلکہ انسان کلیۃً اللہ تعالےٰ پر ہی انحصار رکھتا ہے۔ اس وجہ سے میں لاحول کو اعوذ پر ترجیح دیا کرتا تھا۔ لیکن بعد میں غور کرنے پر جب مجھے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے شروع میں بھی ہر انسان کو اعوذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ یہ خدائی فعل بھی اس خواب کی تصدیق کرتا ہے۔ اور بہر حال اعوذ لاحول سے زیادہ طاقت ور ثابت ہوتا ہے۔

بے مثل عربی لکھنے کا معجزہ

عرض کیا گیا۔ کہ حضور کا الہام ہے انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ تو کیا حضور کو بھی زبان عربی میں بے مثل کتابیں لکھنے کا معجزہ دیا گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا اگر اس طرح ایک ایک بات میں مشابہت تلاش کرنے لگیں۔ تو کئی باتیں ایسی نکل آئیں گی۔ جو مجھ میں نہیں پائی جائیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طب پڑھی تھی۔ مگر میں نے اس رنگ میں طب نہیں پڑھی۔ اسی طرح اور بھی کئی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مثیلہٗ کا تعلق صرف کام کے ساتھ ہے۔ اس کام کی جزئیات کے ساتھ اس کا تعلق نہیں۔ لیکن ابھی ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ نہ معلوم اللہ تعالےٰ اس کام کے لئے آئندہ ہمیں کیا کیا حربے عطا فرمائیگا اب بھی کئی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ ہم سے ایسے کرا رہا ہے۔ جو آپ کے زمانہ میں نہیں ہوئے تھے۔

صد حسین است در گریبانم کا مطلب

عرض کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا کیا مطلب ہے کہ ؎

صد حسین است در گریبانم

حضور نے فرمایا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں یزیدی صفت دشمنوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو امام حسین سے مشابہت دی ہے۔ کیونکہ یزید وہی ہے جو حسین کا دشمن ہو۔ پس آپ فرماتے ہیں میرے زمانہ میں جو لوگ میرے دشمن ہیں وہ بھی یزیدی صفت بن گئے ہیں۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ ویسی ہی دشمنی کرتے ہیں۔ جیسے یزید نے امام حسین کے ساتھ کی تھی۔ بلکہ اس سے بھی کئی سو گنا بڑھ کر ان لوگوں کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ گویا ان کے سامنے ایک حسین نہیں۔ بلکہ سو حسین کھڑا ہے۔ پس یہ شعر مخالفین کی دشمنی اور ان کے عناد کی شدت کو بیان کرنے کے لئے آپ نے لکھا ہے کہ امام حسین پر یزید نے جو کچھ مظالم کئے تھے ان سے کئی سو گنا بڑھ کر یہ لوگ مجھ پر ظلم کر رہے ہیں۔ جس سے یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو میرے وجود میں ایک حسین نہیں بلکہ سو حسین نظر آ رہے ہیں۔

عرض کیا گیا کہ کیا اس شعر کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ ہمارے سلسلہ میں ایک سو آدمی حضرت امام حسین کی طرح شہادت کا مرتبہ حاصل کریں گے۔

حضور نے فرمایا جب ایسا ہو گا دیکھا جائیگا مگر پھر سو کی تخصیص کی کیا ضرورت ہے۔ ممکن ہے ہمارے سلسلہ میں ہزاروں لوگ شہید ہوں۔ میرے نزدیک تو اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ لوگ مجھے ایک حسین سمجھ کر تکلیف نہیں دیتے۔ بلکہ اس طرح مجھ پر تیر برساتے ہیں۔ گویا ان کے سامنے سو حسین کھڑے ہیں۔ فرمایا حضرت امام حسین کی شہادت کا ذکر سنکر ہمارے دل اگر کانپ اٹھتے ہیں۔ تو اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ یزید نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کو تباہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ورنہ جہاں تک خود حضرت امام حسین کی شہادت کا سوال ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ کی شہادتیں اس سے بہت زیادہ شاندار ہیں۔ یزید نے چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کو تباہ کرنے کا طریق اختیار کیا تھا۔ اس لئے ہمارا دل اس کا تصور کر کے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ محض شہادت کی وجہ سے اس کا اتنا اثر نہیں ہوتا ۔

عید اضحیٰ کی قربانیوں کے گوشت کا مصرف

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ہمارے ملک کا رواج اب اس گوشت کے متعلق یہ ہوتا جاتا ہے۔ کہ کچھ آپ پکا لیا۔ اور اگر ہو سکا تو کچھ ایک دو دن کے لئے رکھ لیا۔ باقی میں سے عمدہ حصہ دوستوں کے ہاں بھیجدیا۔ اور دوست بھی وہ جن سے کام پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی ڈاکٹر سے علاج کرایا تھا۔ تو اس کے ہاں ایک ران بھیجدی۔ کسی وکیل سے مشورہ لیا تھا۔ تو کچھ اس کے ہاں بھیجدیا۔ کسی کے ہاں سے ان کے ہاں گوشت آیا تھا۔ تو انہوں نے ان کے ہاں بھیجدیا۔ پھر کچھ تھوڑا سا اور ناقص حصہ غربا کو بھی دے دیا اور غربا بھی وہ جو اپنے کام آتے رہے ہوں اور ان لوگوں کے ہاں تو ضرور گوشت بھیجا جاتا ہے۔ جن کے ہاں کئی بکرے خود کٹ چکے ہوں۔ اور جنہیں گوشت کی ہرگز کوئی ضرورت نہ ہو۔ یعنی نیوتہ یا بھاجی کے طور پر وہ بھی عوض معاوضہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک شرع نے یہ سب صورتیں جائز رکھی ہیں حرام نہیں کیں۔ لیکن جو الفاظ قرآن مجید نے قربانیوں کے گوشت کے متعلق فرمائے ہیں۔ یہ باتیں ان کی روح اور مقصد سے دور لے جاتی ہیں۔ اور ایک قسم کی رسم بن گئی ہے یا بنتی جاتی ہے۔ کلام الٰہی نے دو آیتوں میں اس گوشت کا مصرف یوں بتایا ہے۔ (۱) فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر یعنی وہ گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو کھلاؤ (۲) فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر یعنی اس میں سے خود کھاؤ۔ اور نہ سوال کرنے والے اور سوالی فقیروں کو کھلاؤ مگر ہوتا کیا ہے۔ یہ معمولی یا متوسط درجہ کے لوگ جو سینکڑوں گوشت کھاتے ہیں۔ ان کے ہاں بہت زیادہ گوشت پہنچتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ سوالی فقیروں یا خوددار مفلس کو ملے۔ پھر آجکل تو ایک روپیہ یا سوا روپیہ سیر گوشت بازار میں بکتا ہے۔ غریب بیچارے اسے کہاں کھا سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ دن میں دو دفعہ گوشت اڑاتے ہیں۔ ان کے ہاں بقرعید کے دن بھی گوشت کی بھرمار ہو جاتی ہے اور سب پر طرّہ یہ کہ قربانی کا گوشت متمول لوگوں کے ہاں بطور نیوتہ کی بھاجی اور غربا میں بطور اجرت کے تقسیم ہوتا ہے۔ قادیان میں ان رسوم کے توڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ گھر گھر سے قربانی کا گوشت لے کر غربا میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یا لنگر خانہ اور دار الشیوخ میں بھیجدیا جاتا ہے۔ مگر ابھی رسم کے بہت سے حصہ کو توڑنے کی اور اس تقسیم کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ قادیان سے باہر کے لوگوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ خدا کا فضل ہے۔ جو ہمیں خود بھی اس کے کھانے کی اجازت ہے۔ ورنہ اکثر حصہ تو اسکا غربا کا حق ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ یہ منع نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نہ کھلائے۔ یا جنہوں نے خود قربانی کی ہو۔ وہ دوسروں کے ہاں کا حصہ واپس کر دیں۔ لیکن جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں ہو کہ خوددار غربا اور منگتے فقیروں کو تو اوجڑی۔ چھیچھڑوں والا گوشت اور ہڈیاں وغیرہ سیر ڈیڑھ سیر مل جائیں۔ اور ملاحظہ والوں متمولوں اور امیروں کے گھر بہترین حصہ چلا جائے۔ یا ان لوگوں کو ہی ملے۔ جو کمیوں کی طرح ہمارے گھر کا کام کاج کرنے آیا کریں۔ یا امیر ہمسایہ کے ہاں ایک ران بھیجی جائے۔ اور غریب ہمسایہ کے ہاں باؤ بھر کی بوٹی۔ یا تمام بکرے میں سے سری کلیجی گردے۔ عضلات اور عمدہ گوشت قیمہ اور کباب بنانے کا چن چن کر خود رکھ لیا جائے اور باقی تلچھٹ غریبوں کا حصہ بنے۔ اسلامی اعمال کے سب امور نیتوں پر موقوف ہیں۔ مگر بعض اعمال ان نیتوں کا پردہ فاش کر دیتے ہیں۔ جو ان اعمال کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلۂ ہفتہ تعلیم وتلقین

پیشگوئی اِسمہٗ احمد کے متعلق احادیث اور بزرگان اسلام کے اقوال

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے بعد ایک احمد رسول کی آمد کی پیشگوئی فرمائی جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ فلمّا جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحرٌ مبین (الصف) کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دی جس کا نام احمد ہوگا۔ اور جب وہ دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوگا۔ تو لوگ اس کی واضح تعلیم کو سحر مبین کہیں گے۔

اس آیت کریمہ کے بعد کی تین آیات میں اس بشارت اور پیشگوئی کی مزید تشریح کی گئی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جب وہ احمد رسول علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوگا۔ تو لوگ حسب عادت اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوں گے اور اس کے متعلق یہ فتویٰ صادر کریں گے۔ کہ مسلمان نہیں رہا۔ اور اس کے منکرین اپنی تقریروں کے زور سے اس پر غالب آنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ تدابیر سب کی سب رائیگاں جائیں گی۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کی شان وشوکت دوبالا ہوگی اور تمام مذاہب پر دین حقہ کو غلبہ حاصل ہوگا۔

قرآن مجید کی یہ پیشگوئی احادیث میں بھی مذکور ہے۔ اور مفسرین اور محدثین نے بھی اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور اسی کے متعلق یہ بشارت دی گئی ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں دین اسلام کو دیگر مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت عہد میں تکمیل شریعت ہوئی مسیح موعود کے زمانہ مبارک میں اس کی تکمیل اشاعت ہوگی اور اشاعت کے لحاظ سے چونکہ یہ زمانہ کامل عروج پر پہنچ گیا ہوگا۔ اس لئے اس زمانہ میں دنیا پر براہین اور دلائل سے اس امر کو واضح کردیا جائے گا۔ کہ اسلام ہی فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے۔ اور دیگر تمام مذاہب سے بالاتر۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ویھلک اللّٰہ فی زمنہ الملل کلّھا الا الاسلام (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸) یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تمام مذاہب دلائل کی رو سے ہلاک ہوجائیں گے اور زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہوگا۔

اسی طرح بحار الانوار جو شیعوں کی حدیث کی کتاب ہے۔ اس میں بروایت حضرت خذیفہ لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے مہدی کا ایک نام احمد ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷)

محدثین میں سے ابن جریر جیسے مستند اور متبحر عالم نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ عن ابی ھریرۃ فی قولہ لیظھرہ علی الدین کلہ قال حین خروج عیسٰیؑ (ابن جریر جلد ۲۵ صفحہ ۵۴) کہ حضرت ابوہریرہ لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی غلبہ اسلام کی پیشگوئی کے متعلق فرماتے تھے کہ اس پیشگوئی کی تکمیل مسیح موعود کی آمد پر ہوگی۔ اسی طرح دیگر مفسرین نے بھی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہی بات لکھی ہے۔ کہ اس میں جو غلبہ اسلام کے متعلق بشارت دی گئی ہے۔ اس کا تعلق مسیح موعود کے زمانہ سے ہے۔ اور اسی وقت اس کا ظہور ہوگا۔

اس کے علاوہ جب ہم دیگر ائمہ کرام کے اقوال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی یہی نظر آتا ہے کہ آنے والے موعود مسیح کا نام احمد ہوگا۔ اور اسی کے زمانہ میں قرآن مجید کی یہ پیشگوئی پوری ہوگی کہ مذہب اسلام کو دیگر مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں کہ در روایات نام وے احمد..... آمدہ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۲) کہ مہدی کا نام اکثر روایتوں میں احمد آیا ہے۔

پھر حضرت نعمت اللہ صاحب ولی جو نواح دہلی کے ایک کامل بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مشہور قصیدہ میں آنے والے موعود کا نام احمد تحریر کیا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ انہوں نے نام کی تعیین کی ہے۔ بلکہ اس زمانہ کی علامات بھی وضاحت سے لکھ دی ہیں۔ حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کا زمانہ ۵۶۰ھ ہے۔ اور ان کا یہ مشہور قصیدہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید دہلی کی کتاب اربعین میں مندرج ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

اح۔میم۔دال میخوانم۔ نام آں نامدار مے بینم

کہ وہ جو آنے والا موعود ہے۔ اس عظیم الشان انسان کا نام احمد ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے یہ کامل بزرگ اور اولیاء کرام اپنی طرف سے تو کوئی بات نہ کہتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے علم اور اس کی کامل کتاب اور شریعت کے اسرار کی تشریح فرماتے تھے۔ اس لئے انہوں نے قرآن مجید میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت کو دیکھتے ہوئے اسے اپنی تحریرات میں درج کیا اور اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کرکے اس کے متعلق علامات بیان کیں۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کہ جہاں حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی اور فاران کی چوٹیوں سے ایک ایسے نور کے جلوہ گر ہونے کی پیشگوئی کی جس نے تمام دنیا کو منور کردیا۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے مثیل کی بشارت دی کہ امت موسویہ کی طرح امت محمدیہ میں بھی ایک مسیح مبعوث ہوگا۔ جس کے زمانہ میں باوجود شدید مخالفت کے اسلام کا غلبہ تمام مذاہب پر ہوگا۔ اور اسلام کی یہ ضو فشانی اکناف عالم میں ہوگی *

خاکسار

ملک محمد عبداللہ قادیان

عربی بول چال کے سلسلہ میں ضروری اعلان

عربی بول چال زیر تالیف ہے۔ ہمارا مقصد قرآن مجید واحادیث نبویہ کے مطابق عربی بول چال کا تدوین ہے۔ ایک حصہ تیار ہے۔ احباب بالخصوص مکالمہ نویس احباب اس بارے میں امداد فرمائیں اور وہ اس طرح کہ وہ بہت جلد بعض مکالمے بچوں۔ نوجوانوں وغیرہم کے لئے اردو میں لکھ کر ارسال فرمادیں یا کم از کم بعض ایسے فقرے لکھ کر بھیجدیں جن کی عربی اس رسالہ میں آجائے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تقریری مقابلہ بزم حسن بیان

۱۶ نومبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں زیر اہتمام شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کی تیاری کے لئے ہر ایک مقرر کو ۲ منٹ پہلے مضمون کا موضوع بتایا جاتا رہا۔ پھر اسے اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے چھ منٹ کا وقت دیا گیا۔ اس مقابلہ میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری مولوی عبدالمنان صاحب عمر اور ملک عطاء الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ بطور جج تھے۔ قادیان کی ہر مجلس سے ایک نمائندہ مقابلہ میں شامل ہوا۔ مقررین میں سے اول۔ دوم اور سوم رہنے والے خدام مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل۔ شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی۔ دوم مولوی جلال الدین صاحب قمر ہوسٹل جامعہ۔ سوم سید احمد شاہ صاحب دارالفضل اور صوفی محمد اسحٰق صاحب ہوسٹل جامعہ

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک ایم۔بی۔بی۔ایس اور ایک ایم۔ایس سی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند نوجوان اپنی قابلیت اور دیگر تفصیلات کے متعلق اطلاع دیں۔ تنخواہ اور شرائط حسب لیاقت طے کی جائیں گی۔

انچارج تحریک جدید قادیان

فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک ٹرینڈ فزیکل انسٹرکٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ قادیان میں رہائش اختیار کرنے والے دوست کے لئے بہت عمدہ موقع ہے۔ درخواستیں جلد از جلد نظارت ہذا میں آجانی چاہئیں۔ صرف ٹرینڈ پی۔ٹی۔آئی ہی درخواست کریں۔ جس کے ساتھ تمام ضروری تفاصیل اور نقول اسناد بھی آنی ضروری ہیں۔

ناظر تعلیم وتربیت

ترجمۃ القرآن کے متعلق جماعتہائے حلقہ دہلی کیلئے اطلاع

ابتدا میں ترجمۃ القرآن کے اخراجات کے متعلق وعدے حاصل کرنے کیلئے جماعتہائے حلقہ دہلی کے ساتھ (جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جالندھر ہوشیارپور۔ ریاستہائے پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند۔ مالیرکوٹلہ یو۔پی وبہار کی جماعتوں کو شامل فرمایا ہے) میں نے خود خط وکتابت کی ہے۔ اب یہ کام یہاں کی جماعت کے فنانشل سکرٹری تحریک جدید ہالو۔

416

امرتسر کے جلسہ سیرت النبیؐ میں احرار کی فتنہ پردازی

اور

سردار رام سنگھ صاحب ایم اے پروفیسر خالصہ کالج کی شہادت

امرتسر کی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۱۲ نومبر کو امرتسر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ جو متعلقہ حکام سے باقاعدہ اجازت حاصل کرکے اور ان کی طرف سے امن قائم رکھنے کا یقین دلانے پر کیا گیا - اس میں حسب احرار نے بلاوجہ فتنہ انگیزی شروع کی - تو اس موقع پر موجود حکام نے باوجود کافی پولیس کی موجودگی کے اپنی ناقابلیت اور نا اہلیت کا ثبوت دیتے ہوئے فتنہ پردازوں کو روکنے کی بجائے جلسہ بند کرا دیا -

اس جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے کئی ایک معزز غیر مسلم اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا - اور اگر جلسہ جاری رہتا - تو وہ اپنی محبت اور عقیدت کے پھول رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نچھاور کرتے - انہی اصحاب میں سے جناب سردار رام سنگھ صاحب ایم - اے پروفیسر خالصہ کالج بھی تھے - جنہوں نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے ابھی ایک ہی فقرہ کہا تھا کہ احرار نے شرارت شروع کر دی - اس موقع کے متعلق جناب پروفیسر صاحب موصوف کا بیان درج ذیل کیا جاتا ہے - (ایڈیٹر)

مجھے جماعت احمدیہ امرتسر کے امیر ڈاکٹر محمد منیر صاحب نے جلسہ سیرۃ النبی کے موقع پر تقریر کرنے کے واسطے چند دن پہلے دعوت دی تھی - اسی طرح انہوں نے امرتسر کے کئی ایک سرکردہ ہندو اور سکھ صاحبان کو بھی مدعو کیا تھا - میں نے اس دعوت کو اس ادب اور احترام اور محبت کو جو میرے دل میں حضرت محمد صاحب کی بابت ہے - اظہار کرنے کا عمدہ موقع دیکھ کر خوشی قبول کیا چنانچہ میں ۱۲ نومبر کو وقت مقررہ پر گول باغ میں جہاں کہ جلسہ ہونا تھا - حاضر ہو گیا سب سے پہلے صدر صاحب نے مجھے ہی تقریر کرنے کا حکم دیا - چنانچہ میں نے اپنی تقریر ان الفاظ سے شروع کی کہ "مجھے صدر صاحب کا حکم ہوا ہے کہ میں اپنے خیالات حضرت محمد صاحب کی زندگی اور اوصاف کے متعلق ظاہر کروں" یہ الفاظ ابھی میری زبان سے نکلے ہی تھے کہ مخالف پارٹی کے چند اشخاص جو جلسہ میں صرف خلل ڈالنے کی خاطر گھر سے ارادہ کر کے آئے تھے - انہوں نے کہا کہ پورا نام لو - ورنہ بیٹھ جاؤ - اور ایک طرف سے یہ الفاظ بھی سنائی دیئے کہ کافر کو بٹھا دو - اور اس طرح فحش گالیاں دینی شروع کر دیں - اس کے بعد جھٹ سٹیج پر مزید اشخاص جلسہ گاہ میں گھس آئے - اور سخت گڑبڑ مچ گئی - پولیس جو پہلے ہی موقع پر حاضر تھی ان کو روکنے کی کوشش کی - لیکن اتنے ہجوم کے سامنے جو شرارت پر آمادہ تھا - ان کی کوئی پیش نہ گئی - ان لوگوں نے نہایت فحش الفاظ میں نعرے لگانے شروع کر دیئے - اور مختلف سمتوں سے مرزا غلام احمد مردہ باد - اور مرزا محمود احمد مردہ باد کے نعرے سنائی دینے لگے - سائبان کی رسیاں توڑ دی گئیں - اور ستون گرائے گئے - بلکہ جلسہ گاہ پر پتھر بھی برسائے گئے -

جب پولیس کا بس نہ چلا تو بالا افسران کو اطلاع دی گئی جنہوں نے موقع پر پہنچ کر جلسہ کو بند کرنے کا حکم دے دیا -

کئی ایک اخباروں نے میری بابت بڑی غلط فہمی پھیلائی ہے اور لکھا ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں حضرت محمد صاحب کے متعلق ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں - یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے - جن الفاظ کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے ان کے استعمال سے آپ کی کوئی ہتک نہیں ہوتی - مخالف پارٹی خود بھی اس قسم کے نعرے لگاتی رہی کہ ہم "محمد" کے واسطے جان دے دیں گے - وغیرہ وغیرہ غرض انہوں نے صرف لفظ محمد ہی استعمال کیا گویا حضرت کا لفظ بھی استعمال نہ کیا - میرے پاس خود مسلمانوں کی لکھی ہوئی کئی ایک کتابیں آپ کی سیرت کے متعلق ہیں - جن میں سے ایک مولوی محمد علی کی لکھی ہوئی ہے جس میں انہوں نے میرے ہی استعمال کردہ الفاظ لکھے ہیں -

امید ہے کہ یہ چند الفاظ حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے کافی ہوں گے -

ضروری تصحیح

میرا مضمون مولوی کرم دین بھیں کی عبرت ناک حالت جو الفضل ۱۷ نومبر میں چھپا ہے اس میں کالم اول سطر ۱۶ میں بجائے ۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء کے ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء ہے * کو حوالاتی کی سزا ہوئی ہے - تصحیح کر لی جائے - خواجہ محمد شفیع از کلکتہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ

قادیان ۳۰ نومبر - آج بعد نماز فجر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ مسجد مبارک میں منعقد ہوا - جس میں جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ مسجد مبارک نے اپنے حلقہ کی رپورٹ سناتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے کام کرنے والی جماعت ہے - اور اس کے اندر اخلاص پایا جاتا ہے - جس کی وجہ سے جماعت ہر کام اور ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے - اگر کوئی کمی یا کوتاہی ہے - ہماری طرف سے ہے - اگر مستعدی اور چستی سے کام لیا جائے - تو جماعت کے اندر کام کی رفتار زیادہ تیز ہو سکتی ہے - اس کے بعد انصار حلقہ کی طرف سے جو کام سر انجام دیا گیا مثلاً فراہمی چندہ اور تبلیغ وغیرہ کے متعلق اس کی تفصیل بیان کی - اس کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نے تبلیغ کی اہمیت پر تقریر فرمائی - حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تعلیم و تربیت کے متعلق تقریر فرمائی تعلیم و تربیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اسوہ حسنہ بیان فرمائے - مولوی ابو العطاء صاحب نے چندہ انصار اللہ کی اہمیت پر تقریر فرمائی کہ چندہ ہی دراصل ہر ایک کام کی ریڑھ کی ہڈی ہے - یہ مضبوط ہو تو سب کام مضبوط ہو سکتے ہیں - اسلئے انصار اللہ کو چندہ کی طرف خاص کوشش کرنی چاہیئے - خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے متفرق اقتباسات سنائے اس کے بعد خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے انتظامی امور کے متعلق نصائح کیں - اور آخر میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ نے تنظیم کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا کہ زعماء کی مجالس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ وہ عہد جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے لوائے احمدیت کے متعلق لیا تھا - وہ چھپ چکا ہے - چاہیئے کہ مجلس انصار اللہ اپنے اجلاسوں میں اسکو دہرایا کرے - اسلئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اسکو آج سے ہی شروع کیا جائے چنانچہ وہ الفاظ دہرائے گئے - اس کے بعد مولوی ذو الفقار علی خان صاحب نے نظم پڑھی اور جلسہ دعا کے بعد ساڑھے دس بجے بخیر و خوبی ختم ہوا - اقرار کے الفاظ یہ ہیں :-

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے - اسلام اور احمدیت کے قیام اسکی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا - اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۴۴ اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے - اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو - بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے - اللّٰھم امین اللّٰھم امین - اللّٰھم امین - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم +

انصار اللہ سے خطاب

قادیان ۳۰ نومبر - آج مرکزی انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں منعقد ہوا - جس میں جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر نے حسب ذیل نظم پڑھی :-

خادم اسلام ہی کہلاتے ہیں انصار دیں
انکی خدمت سے اشاعت پا رہا ہے دین متیں
کیا نہیں دیکھے ہیں لے انصار آیات مبیں
می ہزد گرخوں بہارد دیدۂ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالی اسلام قحط المسلمیں

یہ زمانہ وہ ہے جس میں انقلابی ہیں عجیب
دین حق سے بے خبر ہیں کیا امیر اور کیا غریب
کیا ستم ہے دیکھو اے انصار اے دیں کے رقیب
آنکہ نفس او ست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیبہا در ذات خیر المرسلیں

یہ صلیبوں کے پجاری یہ لکیروں کے فقیر
واعظین آریہ بھی کیا صغیر اور کیا کبیر
جو ہیں بدگوئی میں یکتا - گالیوں میں بے نظیر
آنکہ در زندان ناپاکیست محبوس و اسیر
ہست در شان امام پاکبازاں نکتہ چیں

کفر کا اور شرک کا ان کے دلوں پر ہے اثر
اپنے انجام زبوں سے ہو رہے ہیں بے خبر
خوف ہے اللہ کا ان کو نہ محشر کا خطر
تیر بر معصوم ہے بارد خبیثے بد گہر
آسماں را می سزد گر سنگ بارد بر زمیں

جوش دیں ہوتا ہی جن میں ہو نہیں سکتے وہ سُست
خدمت اسلام اور نصرت میں وہ ہیں چُست
تجھ میں یہ خوبی ہو تو انصار کہنا ہے درست
از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

تم کو ملنا ہے خدا کی راہ میں گر نیک نام
خدمت اسلام کر لو ہے یہی اعلیٰ مقام
دین حق غالب رہیگا ہے خدا کا یہ پیام
کار و بار صادقاں ہرگز نماند ناتمام
صادقاں را دست حق باشد نہاں در آستیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا دور اول شاندار کامیابی کیساتھ ختم ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر

اور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیۂ اخلاص پیش کرنے کیلئے جلسہ

(۱)

۲۳ ماہ نبوت بروز جمعرات زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا۔ اسکی کارروائی خلاصۃً پیش کی جاتی ہے

یہ جلسہ گیارہ بجے دن مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے کی۔ حافظ قدرت اللہ صاحب نے درثمین سے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں

چودھری غلام یاسین صاحب

منتظم جلسہ نے تعارفی تقریر میں کہا۔ کہ یہ ایک مسلم حقیقت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تمام نیک بندوں اور انبیاء علیہم السلام کی ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے۔ آج سے پورے دس سال قبل جبکہ احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ پر حملے ہو رہے تھے۔ اور احرار کا گروہ اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ مرکز احمدیت پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں ایک تحریک ڈالی۔ حضور نے اس وقت تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ اور اسکی تمہید میں ایک کشف بیان فرمایا۔ جس کی تعبیر حضور نے علم۔ یقین۔ اور طاقت میں ترقی بیان فرمائی۔ نیز یہ کہ کامیابی مومن کا ساتھ دیگی۔ اور اس تحریک کے بعد سے ہی جماعت علم و عرفان اور اخلاص و طاقت میں روز بروز بڑھتی گئی۔ اور آج پورے دس سال بعد اس تحریک کا پہلا دور اپنی پوری آب و تاب اور نہایت شاندار کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اسی لئے یہ جلسہ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے حضور شکر کرنے اور سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا اور آپ کے حضور جماعت کا اخلاص پیش کرنے کے لئے کہ آئندہ جماعت حضور کی ہر آواز پر لبیک کہنے کو پہلے سے بھی زیادہ تیار ہے۔ اور حضور کی پیشکردہ ہر ایک قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیگی۔ یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ تمام جماعت کو اپنے دل میں یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہر مالی و جانی تحریک اور قربانی میں اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم و تبلیغ کو تمام دنیا کے سامنے پیش کرنا اس کا اولین فرض ہے۔ ہم تمام افراد جماعت اس پر کاربند رہیں گے۔ اور مرتے وقت اپنی اولاد اور خویش و اقارب کو اس بات کی تاکید کر جائیں گے۔ کہ وہ اس عہد پر کاربند رہیں۔ اور احمدیت کی تبلیغ کو تمام دنیا میں پیش کریں۔ اور تمام دنیا کے ممالک میں احمدیت کی تبلیغ اور تعلیم کو قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا اللہ تعالیٰ نہایت ضروری اور اہم کام اپنے انبیاء اور خلفاء سے کراتا ہے۔ اور یہ تحریک جدید کا کام بھی خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کچھ عرصہ قبل خدا تعالیٰ کی طرف سے القاء شدہ تحریک سے اس کام کا اجراء فرمایا اور ہمارے لئے یہ بڑی خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے۔ اور ان تمام مومنین کے لئے بھی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت مصلح الموعود کا مبارک زمانہ پایا۔ وہ نہایت خوش قسمت اور مبارک وجود ہیں۔ یہ زمانہ بہت برکات کا موجب ہے۔ ہماری جماعت کے تمام افراد کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام اور ارشادات پر پوری طرح عمل کرنے کا عہد کر لینا چاہیئے۔ تحریک جدید کے ماتحت جو کام ہوا ہے۔ وہ تمام دوستوں کے سامنے ہے۔ اور اس میں جو کامیابیاں ہوئی ہیں۔ وہ بھی ظاہر ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی شمع کو دوسرے دفتروں کی طرح آزاد نہیں کیا بلکہ اپنی نگرانی میں رکھا ہے اور اسی وجہ سے جو کامیابی اس دس سالہ عرصہ میں ہوئی وہ عیاں ہے۔ اس شاندار کامیابی کی خوشی میں اور شکریہ میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ جو جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ صرف خدام الاحمدیہ کی طرف سے نہیں بلکہ درحقیقت ساری جماعت کی طرف سے ہے۔ اور یہ خوش نصیبی ہے۔ کہ انہوں نے اس جلسہ کو منعقد کرنے میں ابتداء کی۔ تمام احباب جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں یہ درخواست ہونی چاہیئے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی قائم رہے۔ تا جماعت کو بیش از بیش مالی و جانی قربانیوں کا موقع مل سکے۔ تحریک کے ماتحت بہت سارے نوجوانوں نے زندگیاں وقف کی ہیں۔ اور بھی ماہرین فن سکول اور کالج کے طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ جو اب زندگیاں وقف کریں گے۔ ان کی مثال صحابہ کی طرح ہوگی۔ جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کر کے نہایت شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ اور بہت سی صعوبتیں اٹھائیں۔ اور پھر ان کا نام زمانہ بھر میں روشن ہوا۔ ہم بھی جب جوان تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے۔ کہ ہم دین اسلام کے لئے اپنی زندگی پیش کرتے ہیں۔ اور پھر ہم نے جو کچھ ہو سکا۔ دور دراز ممالک میں جا کر تبلیغ کی۔ اور احمدیت کو پھیلایا۔ اب نوجوانوں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور ہر قربانی میں حصہ لیں۔ یہی نوجوان آئندہ بڑے بوڑھے اور انصار ہوں گے۔ اب ان کے لئے بہت ہی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ وہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے خاص ارشادات اور ہدایات کے ماتحت دین کے کام سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو توفیق بخشے۔ کہ وہ دین کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلائیں۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نام "اولوالعزم" بھی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تمام کام اولوالعزمی سے کرتے ہیں۔ اور حضور کی قوت قدسیہ کی وجہ سے جماعت کے افراد اور نوجوانوں میں بھی پختہ عزم اور ارادہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور شکر ہے۔ کہ جماعت حضور کی قوت قدسیہ سے روحانیت میں ترقی کر رہی ہے۔

تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے۔ کہ میں امرتسر کے سٹیشن پر پلیٹ فارم کے ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ تین چار نوجوان آئے۔ اور مجھ سے پوچھنے لگے۔ کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ آپ بہت بڑے بزرگ اور نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کا چہرہ بھی نورانی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ میں قادیان سے آیا ہوں۔ اور قادیان میں ہی رہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ قادیان میں بھی نیک لوگ بستے ہیں۔ ہم نے تو اپنے علماء سے سن رکھا ہے۔ کہ قادیان میں نیک اور بزرگ لوگ ہوتے ہی نہیں۔ اور جو کوئی نیک یا بزرگ آدمی ہیں۔ ان پر بھی الزام لگاتے ہیں۔ اور بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ کیا تم قادیان گئے ہو؟ وہ کہنے لگے نہیں۔ میں نے کہا۔ تم نے حضرت مرزا صاحب کی کوئی کتاب پڑھی ہے؟ کہنے لگے نہیں۔ میں نے کہا۔ تم نے قادیان کے متعلق کوئی معلومات حاصل کیں؟ کہنے لگے۔ نہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ فرض کرو۔ کہ ایک مجسٹریٹ کے سامنے میں اور تم دو گواہ پیش ہوں۔ اور تم اس مجسٹریٹ کے سامنے گواہی دو۔ کہ قادیان کے لوگ بہت خراب ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور میں یہ گواہی دوں۔ کہ قادیان کے لوگ بہت نیک بزرگ خدا رسیدہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ تم سے پوچھے۔ کہ تم قادیان میں گئے ہو۔ تم کہو نہیں۔ وہ پوچھے تم نے کوئی کتاب پڑھی ہے۔ تمہارا جواب یہ ہو۔ کہ نہیں۔ اور مجھ سے پوچھے۔ کہ تم نے کتابیں پڑھیں۔ اور تم وہاں گئے ہو۔ تو میں کہوں کہ ہاں میں پچاس سال سے وہاں ہی رہتا ہوں۔ اور میں نے متعدد کتابیں پڑھی ہیں۔ تو آپ فرمائیں۔ کہ وہ مجسٹریٹ کس کے حق میں فیصلہ دیگا؟ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ ان حالات میں تو یقیناً آپ کے حق میں فیصلہ ہوگا۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ چلو چلو ان سے ہماری بات چیت نہیں ہو سکتی میں نے ان سے کہا۔ کہ ٹھہرو میری ایک بات اور سن جاؤ۔ میں نے کہا۔ تم کہاں رہتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ امرتسر میں۔ میں نے کہا۔ تم امرتسر کے احمدیوں کو تو جانتے ہو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ میں نے اس پر کہا۔ کہ ایک بات بتاؤ۔ کہ امرتسر میں جو غیر احمدی یعنی دوسرے مسلمان ہیں۔ وہ کتنے نماز باقاعدہ مسجد میں آ کر پڑھتے ہیں۔ اس پر ایک نے کہا۔ کہ قریباً ۸۰ فی صدی پڑھتے ہوں گے۔ اس پر دوسرا کہنے لگا۔ نہیں جی صرف ۳۰ یا ۴۰ فی صدی نماز پڑھتے ہوں گے تیسرا بولا کہ نہیں جناب صرف ۱۰ آدمی سو میں سے نماز پڑھتے ہوں گے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کا ایسا ہی حال ہے۔ میں نے کہا۔ کہ تم یہ بتاؤ۔ کہ امرتسر کے احمدی کتنی نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ وہ تو باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ یہ احمدیت کی ہی قوت قدسیہ کا اثر ہے۔ کہ ہمارے احمدی نماز باجماعت کے پابند ہیں۔

پس یہ روحانی قوت ہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے اندر کام کر رہی ہے۔ اور ہر موقعہ پر مدد کرتی ہے۔ تحریک جدید کے اس کام پر جہاں جماعت کے دوستوں کو خدا تعالیٰ کا شکر اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ وہاں ان مبلغین کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے جو دور دراز ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کا بھی جنہوں نے تحریک جدید میں کسی رنگ میں بھی حصہ لیا۔ بلکہ میرے نزدیک تو تحریک جدید کے دفتر کے تمام کلرک بھی قابل شکریہ ہیں۔ فنانشل سیکرٹری چوہدری برکت علی خاں صاحب نے بہت مستعدی اور محنت سے کام کیا ہے۔ وہ بھی قابل شکریہ ہیں۔ اور وہ تمام لوگ جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل کر ان تمام خدمتوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ بہت خوش قسمت انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] ثاقب زیروی نے ایک نظم پڑھی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ

تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول میں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول کا جو مطالبہ ہوا۔ وہ آپ اخبار "الفضل" میں پڑھ چکے ہیں۔ اس پر معارف و پر حقائق خطبہ کو پڑھنے کے بعد آپ کا ایمان آپ کا اخلاص اور آپ کا دل آپ کو مجبور کر رہا ہوگا۔ کہ آپ بھی اس جہاد میں شامل ہو کر رضا الٰہی حاصل کریں۔ اس جگہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احباب کرام کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ بھی پیش کر دیا جائے۔ تا آپ کے دل میں مزید شرح صدر ہو جائے۔ اور آپ نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ لبیک کہیں۔ جو احباب تحریک جدید کے دور اول میں شامل ہیں۔ ان کے لئے کم سے کم سال نہم یا سال دہم کے برابر چندہ دینا ہے۔ اور جو احباب ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے پہلے دور میں کسی نہ کسی وجہ سے اپنی وسعت اور مالی لحاظ سے پورا نہیں دیا۔ بلکہ شمولیت کی غرض سے کم سے کم شرح سے دیتے رہے ہیں۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کو مالی وسعت عطا فرما دی ہے۔ وہ سال دہم سے بھی بڑھا کر دیں۔ تا ان کے دور اول کی کمی کا بھی ایک حد تک ازالہ ہو جائے۔ اور جو لوگ پہلے دور میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ اور دوسرے دور میں جن پانچہزار سے نئے دوستوں کا حضور نے مطالبہ فرمایا ہے۔ ان میں وہ شامل ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ کم سے کم ایک ماہ کی آمد دور ثانی کے سال اول میں دیں۔

بہرحال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ آپ کے لئے یہ ہے۔ کہ حضور نے تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول کے واسطے پانچہزار ۵۰۰۰ روپیہ عطا فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عطیہ حضور کے سال نہم کے ادا کردہ عطیہ سے پونے دو گنے سے بھی زیادہ ہے۔ پس اب آپ کو اگر آپ نمایاں اور غیر معمولی حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ تو سال نہم یا سال دہم کے برابر وعدہ کرنا ہے۔

کئی دوست اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ جب پہلے دور میں شامل ہونے والوں سے حضور نے مطالبہ فرمایا ہے۔ اب وعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دفتر سال نہم کے برابر خود بخود وعدہ سمجھ لے۔ ایسے احباب یاد رکھیں۔ کہ یہ درست نہیں۔ بلکہ ہر شخص تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول کا وعدہ براہ راست حضور کی خدمت میں لکھ کر پیش کرے۔ ورنہ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے وعدہ کیا ہے۔ اور ہر وعدہ کرنے والے کو یاد رہنا چاہیئے۔ اسے وعدہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

رپورٹ کارگزاری ←— خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اہم اغراض میں سے ایک نہایت ضروری وجہ احمدی نوجوانوں میں باقاعدگی اور استقلال سے اپنے مفوضہ امور کو بروقت سرانجام دینے کی عادت کا پیدا کرنا ہے۔ اور یہ ایسی عادت ہے۔ کہ آئندہ زندگی کے ہر شعبہ میں مفید ثابت ہوگی۔ ہر کام وقت پر انجام دینا۔ باقاعدگی اور استقلال سے انجام دینا۔ خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ مگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں مستقل مزاج رہنا نہایت ضروری نہایت اہم اور نہایت مفید ہے۔

بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ ایسی ہیں۔ جو اپنی جگہ پر نہایت اہم خدمات ادا کر رہی ہیں۔ مگر مرکز میں وہ اپنے کام کی رپورٹ بھیجنے میں سست ہیں۔ اور اسکی ضرورت نہیں سمجھتیں۔ مرکز یہ سمجھنے پر مجبور ہے۔ کہ وہ مجالس سست ہیں۔ پس اپنے کام کی بروقت رپورٹ دینا۔ اور باقاعدگی سے رپورٹ دینا بہت ضروری ہے۔ وہ مجالس جو رپورٹ نہیں بھیجتیں۔ گو وہ کام کر رہی ہیں۔ اپنے فرض کے ایک اہم حصہ یعنی رپورٹ بھیجنے کو ادا نہیں کر رہیں۔ پس انہیں اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ مہتمم

اکسیر دمہ

دمہ کی دنیا میں سب سے پہلی و آخری دوائی حلق سے اترتے تسکین پیدا کرتی۔ تنگی سانس کی کثرت۔ بلغم۔ خرخراہٹ سینہ کو رفع کرنے میں زود اثر۔ چند روز استعمال سے دمہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے میں سو فی صدی کامیاب۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپیہ۔ دوائی منگواتے وقت عمر و صحیح حالات آنے ضروری ہیں۔

منیجر انٹی پائلو ہسپتال دارالسلام گوجرانوالہ

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ صفیہ ثریا بیگم صاحبہ بنت جناب حافظ محمد امین صاحب کیمل پوری مہاجر قادیان کا نکاح پائلٹ آفیسر سلطان صلاح الدین صاحب فاتح ولد جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برما کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار عطاء الرحمٰن اعوان محرر نظارت بیت المال قادیان۔

ضرورت

ایک بی۔ ایس۔ سی کیمسٹ یا ایم۔ ایس۔ سی کی ضرورت ہے۔ جس کو لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کے کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام منیجر پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان آنی چاہئیں

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ ۱۶ روپیہ

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار ۲۱۰۰۰ روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلموں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور ان کو اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقاید ایک پبلک جلسے میں حلفاً بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور ان کے ہم خیال جو ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اس طرح مختلف ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حلف کی عبارت شرائط انعامات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے حلف اٹھایا ہے مگر ہماری شرط تو یہ ہے۔ کہ حلف مؤکد بعذاب ہو۔ اور ایک خاص پبلک جلسہ میں ہو۔ مگر یہ ان کے لئے موت ہے۔ اسی لئے تو وہ اکیس سال سے ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ نومبر۔ جرمنی کی سرزمین پر لڑائی انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ اتحادی فوجیں جرمنی میں کولون کے میدان میں داخل ہو گئی ہیں۔ لڑائی قریباً جرمنی کے قلب میں جا پہنچی ہے اور فوجی مبصرین نے بیان کیا ہے کہ جنگ اپنے آخری مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ اور کرسمس سے پہلے پہلے قطعی فتح حاصل ہو جائے گی۔ جرمن ہائی کمانڈ اپنا آخری طیارہ، توپ اور سپاہی میدان میں جھونک رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت جنگ میں اس قدر اجتماعی خونریزی ہو رہی ہے کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

نیو یارک ۳۰ نومبر۔ امریکہ میں جو ہوائی اور فضائی ہتھیاروں کی نمائش کی جا رہی ہے۔ ان ہتھیاروں میں امریکہ کا خفیہ بم بھی ہے۔ بحری محکمہ نے کہا ہے کہ جاپان یا جرمنی اختتام جنگ سے پہلے اس قسم کا بم تیار نہیں کر سکتے۔

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ ہندوستان کی مستقبل کی فوج کی تعداد اور آرگنائزیشن کے سلسلے میں سفارشات پیش کرنے کے لئے سر آچنلک کمانڈر انچیف نے جو فوجی تنظیمی کمیٹی مرتب کی۔ اسے کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات کے بعد حکومت ہند فیصلہ کرے گی کہ وہ فوج کے لئے کس قدر سالانہ بجٹ منظور کر سکتی ہے۔ فوج کی مقدار کتنی ہو اور اس کی تنظیم کس طرح ہو۔ توقع کی جاتی ہے کہ کمیٹی اپنی سفارشات ایک سال کے اندر اندر پیش کر دے گی۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ دارالعوام میں مسٹر چرچل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ جنگ کب تک جاری رہے گی۔ اور جرمنی کی شکست کے بعد کتنی مدت میں جاپان کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جا سکے گا۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ محمد علی جناح نے سردار شوکت حیات خان کو مسلم لیگ کی اسمبلی پارٹی کا لیڈر منظور کر لیا ہے۔

پٹیالہ ۳۰ نومبر۔ قصبہ کلایت تحصیل نروانہ ریاست پٹیالہ میں پانچ ماہ سے سرمایہ دار ہندوؤں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اذان و نماز کی بندش کر رکھی ہے۔ ۷ ارنومبر سے ہندوؤں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے رات کے وقت مسلمانوں پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ عید الاضحیٰ کے روز نماز کے فوراً ہی بعد خطبہ کے وقت دو تین ہزار مسلح ہندوؤں نے عیدگاہ میں داخل ہو کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ پہلے دو حملے تو پولیس نے روک لئے لیکن تیسرا حملہ پولیس بھی نہ روک سکی۔ اور کئی مسلمان مجروح ہوئے۔ مجسٹریٹ نے گولی چلانے کا حکم دیدیا۔ مگر پولیس بت ہی باندھتی رہی کہ حملہ آور ہندو فرار ہو گئے۔ مسلمانوں کو پولیس کی حفاظت میں گھر پہنچایا گیا۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس لاہور میں منعقد ہو گی۔ تا حال یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کانفرنس کن تاریخوں میں منعقد ہو گی۔

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ کل امریکی ہوائی جہازوں نے سائی پان کے اڈوں سے اڑ کر ٹوکیو پر حملہ کیا۔ ایک ہفتہ کے اندر یہ تیسرا حملہ ہے۔ ابھی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ محکمہ بحر کے امریکن کمانڈر نے بیان کیا کہ ہم جاپانی صنعتی کارخانوں پر اس قدر بمباری کریں گے کہ انہیں بالکل ناکارہ بنا دیں گے۔ جب ہمارا بیڑا یہ کام ختم کرے گا۔ تو جاپان میں بہت کم کارخانے رہ جائیں گے۔

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ جاپان نے لئی ٹے کے جزیرہ میں کمک پہنچانے کی مزید کوشش کی جس میں چار ہزار سپاہیوں کو ... ن سے ہاتھ دھونا پڑا۔ تین جاپانی ڈسٹرائر۔ فوج لے جانے والے رات اور جاپان نے جانے والے تین جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اس وقت تک لیٹے کی لڑائی میں ۔ ۲۱ ہزار سپاہیوں ۲۶ ۔ فوج لے جانے والے جہازوں اور ۱۷ حفاظت کرنے والے جہازوں کو تباہ کیا گیا۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ کل ملک معظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کے خلاف برطانیہ (جنوبی ایشیا) کی نو آبادیات پورا پورا حصہ لینگی۔ جہاں ہماری فوجیں جاپان کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ انہیں جلد اور کمک پہنچائی جائے گی۔

ماسکو ۳۰ نومبر۔ جنوبی ہنگری میں یوگو سلاویہ کے پاس ڈینیوب کو عبور کر لیا گیا ہے اور ۳ سو مقامات پر قبضہ کر لیا ہے روسی فوج ۹۰ میل لمبے اور ۲۵ میل چوڑے مورچہ پر ڈینیوب کے پاس پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء سے کہ جبکہ اتحادی فوجیں اٹلی میں اتریں اس وقت تک ۶۰ ہزار جرمن سپاہی پکڑے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ جرمنی کے کمک اور رسد کے مرکز ڈیورن سے امریکی فوج صرف ۳ میل دور رہ گئی ہے۔ یہ مقام کولون کو جانے والی سڑک پر ہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ ملک معظم کی تقریر کے بعد پارلیمنٹ میں جو بحث ہوئی اس میں مسٹر چرچل نے کہا کہ لڑائی کے بارے میں زیادہ امیدیں نہیں باندھنی چاہئیں۔ لڑائی کا خاتمہ زیادہ قریب نہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کب ختم ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ جلد ختم ہو جائے ہم اس وقت دشمن کو شکست دینے کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں اسے برابر جاری رکھنا چاہئے۔

مغربی یورپ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ ہماری یہ امیدیں یونہی نہیں کہ فرانس جب نازی قبضہ سے آزاد ہو جائے گا۔ تو دشمن کے خلاف کھڑا ہو جائے گا۔ فرانسیسی فوجیں دریائے رائن کے ساتھ ساتھ اوپر کو بڑھ رہی ہیں۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ ۱۸ دسمبر سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہو کر ۲۲ دسمبر تک رہے گا۔

چنگکنگ ۳۰ نومبر۔ صدر روز ویلٹ کے ذاتی نمائندے مسٹر نلسن نے چین کی قومی حکومت میں اقتصادی آرگنائزر کا عہدہ قبول کر لیا ہے۔

مظفر پور ۳۰ نومبر۔ آنریبل مسٹر رام دیال سنہا (۵۹ سال عمر) سپیکر بہار لیجسلیٹو اسمبلی وفات پا گئے۔

کراچی ۳۰ نومبر۔ خان بہادر احمد خان ایم ایل اے جن کی وفات کچھ عرصہ پیشتر ہوئی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پانچ من سونا۔ چالیس من چاندی اور چالیس لاکھ روپیہ نقد علاوہ بھاری زمینداری کے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے تجویز پیش کی ہے کہ منشی عالم یا مولوی عالم پاس کئے بغیر منشی فاضل یا مولوی فاضل میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔

ماسکو ۳۰ نومبر۔ "ریڈ سٹار" کا بیان ہے کہ روسیوں کی تیز پیش قدمی کے پیش نظر جرمن عنقریب سارے چیکو سلواکیہ کو خالی کرنے والے ہیں۔

روم ۳۰ نومبر۔ حکومت اٹلی کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ پرنس امبرٹو نے سگنور بونومی کو کہا ہے کہ وہ نئی گورنمنٹ قائم کریں۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ پارلیمنٹ میں جنگ کے بعد فوج کی از سر نو تنظیم کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چرچل وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ زمانہ جنگ سے زمانہ امن میں فوج کا تغیر اتنا مختصر نہیں ہو گا۔ جتنا کہ عملی جنگ کے موقع پر ہوا تھا۔ کیونکہ موجودہ جنگ کے جدا ایک جنگ اور لڑی جائے گی۔ جو دنیا کے دوسرے سرے پر موجود وہ جنگ کے خاتمہ کے فوراً بعد شروع ہو جائے گی۔

نیو یارک ۳۰ نومبر۔ جاپانیوں نے جزیرہ موروتائی میں اتحادی مورچوں کے عقب میں

ساڑھے تین سو سال قبل کا ایک مجرب نسخہ

جو کہ بابر بادشاہ کے خاندان میں استعمال کیا جاتا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ نسخہ قلمی بیاض سے حکیم ڈاکٹر عبد الغفار خان استاد الحکماء رجسٹرڈ گورنمنٹ پریکٹیشنر کے خاندان کو دستیاب ہوا۔ جو پشت در پشت کروڑہا مریضوں میں کامیاب ہونے پر ملک میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔

اکسیر باری ہر لحاظ سے محافظ شباب ہے۔ اور طاقت کو بحال کرتی ہے۔ اس کا استعمال اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ اور اعصاب کو طاقت دیکر قوت جسمانی میں بے حد اضافہ کرتا ہے۔ مکمل کورس پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

مینجر دہلی اجمل دواخانہ کٹڑہ حکیماں امرتسر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah